

Mock - Final

Batch - 01-158

TAYYABA BATOOL

LMS - ID : 33186

PART-II

سوال نمبر - 1

"اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات"

تعارف:

اسلام ایک عالمگیر دین اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام کا عنوان انسان ہے اور یہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام زندگی کے ہر پہلو پر تعلیمات فراہم کرتا ہے چاہے وہ انفرادی زندگی ہو، معاشرتی ہو، معاشی ہو، سماجی ہو، اجتماعی زندگی ہو یا معاشی زندگی ہو۔ اسلام تمام پہلوؤں پر اصول زندگی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات جیسا کہ تجرید، آخرت، اخلاقی اصول، سیاسی و معاشی نظام، عدل و انصاف کا تصور اور مساوات انسانی، اسکو دنیا کے تمام مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔ اسلام ایک مکمل دین ہے اس میں ہر زمانے کے مسائل کے لیے حل تجویز کیے گئے ہیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کے تمام راز بتائے گئے ہیں۔ ضرورت

اس امر کی ہے کہ دنیا بھر کے تمام مسلمان اسلام کے اصولوں کو سمجھیں اور اپنی زندگی کے مسائل کے حل قرآن و سنت کی تعلیمات سے اخذ کریں۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات:

اسلام کا پرانا نام دین حنیف تھا۔ اسلام عربی زبان کا لفظ ہے اور سلم سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں

”امن“ ”سلامتی“۔ اسلام کے لغوی معنی ہیں امن و

سلامتی۔ اور اصطلاح میں اسلام سے مراد ہے اللہ

کی رضا کے لیے امن و سلامتی میں داخل ہونا یعنی دین

اسلام سے مراد ہے اللہ کے لیے امن و سلامتی کی

راہ چلنا۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے جس کی نمایاں

خصوصیات درج ذیل ہیں۔

توحید:

اسلام کی سب سے نمایاں خصوصیت توحید:

کا تصور ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ ایک ہے

اور وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ یہ تصور

اسلام کی بنیاد ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق:

”اسلام توحید پرست دین ہے جس

کی ساری تعلیمات اللہ کی طرف سے آئی ہیں“

اسلام میں تو حید کا تصور اس کی نمایاں خصوصیت
 یوں بھی ہے کہ یہ انسان کے لئے تکریم کا باعث ہے
 کیونکہ تو حید پر یقین کفر کے سارے بت توڑ دیتا ہے اور
 انسان کو غیر اللہ کی غلامی سے آزادی دیتا ہے۔
 سورۃ اخلاص میں اللہ فرماتا ہے:

قل هو اللہ احد۔
 اے نبی! کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔
 سورۃ یوسف میں ہے:

”اے قید کے ساتھیو! تم ہی تباہ و متفرق
 خدا ہنر ہیں، یا ایک خدا جو ساری کائنات کا خالق و
 مالک ہے۔“

• اسلام میں زندگی گزارنے کے اصول:

اسلام ایک بہترین دین ہے جو
 انسان کو زندگی گزارنے کے سارے اصول بتاتا ہے اور
 اسلام اللہ تعالیٰ کو عزیز ہے۔ ارشاد ہے:

ترجمہ:
 ”اللہ کے نزدیک تو دین صرف اسلام ہے“
 اسلام اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ترین نبی کے ذریعہ
 دنیا میں متعارف کروایا اور اسلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ
 نے انسان کو قیامت تک کے لئے تمام ہدایات فرمائی
 کر کے دین کو مکمل کر دیا اور انسانوں کے لئے مشعل

راہ بھی دی۔

سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے :

”آج کے دن میں نے تم پر دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نصیحت تمام کر دی“

• اسلام میں انفرادی زندگی کے لیے اصول :

اسلام میں انسان کی انفرادی زندگی کے لیے بہت سی تعلیمات موجود ہیں۔ انسان کے پیدا ہونے سے لے کر اس کے مرنے تک تمام معاملات کے لیے رہنما اصول مہیا ہیں انسان کی پوری زندگی کے اصول اور آخرت میں عبادت کی کئی سبب اسلام میں موجود ہے اسلام وہ دین ہے جو مکمل ہے، کامل ہے اس کے بعد مزید عبادت کی گنجائش نہیں نہیں بنتی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

”اور جو کوئی اسلام کے لیے نہیں اور دین کی تلاش کرے گا تو اس کا وہ دین ہو گا جو اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھٹا پانے والوں میں سے ہو گا“

(القرآن)

۰ اسلام میں معاشرتی زندگی کے اصول:

اسلام انسان کو معاشرتی زندگی کے تمام اصول فراہم کرتا ہے۔ معاشرے میں امن و امان قائم کرنے کے سیاسی اور معاشی نظام فراہم کرتا ہے اور معاشرتی سطح پر انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

معاشرتی زندگی میں اسلام کی نمایاں خوبیاں درج ذیل ہیں:

۰ اسلام میں حقوق انسانی:

اسلام میں انسانی حقوق

کو بہت اہمیت حاصل ہے اور یہ اسلام کے نمایاں اصولوں

میں ہے کہ اسلام نے ایک ایسے معاشرے میں انسانی حقوق

کو یقینی بنایا جہاں تمام لوگ قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے

اور قتل و غارت بہت عام تھا۔ اسلام نے تمام انسانوں

کو ان کے حقوق و فرائض سمجھائے اور ان کا نفاذ یقینی

بنایا۔ حضورؐ نے فرمایا: حقوق اللہ تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے

ہیں لیکن حقوق العباد کی معافی اتنی تک نہیں ملتی جب تک انسان معاف نہ کرے۔

۰ اسلام میں مساوات:

اسلام نے مساوات کا تصور

چودہ سو سال پہلے دے دیا تھا اور نہت سے یہ واقعہ ہے

اسلام کی یہ نمایاں خصوصیت واضح کی گئی ہے۔

خطبہ حبیۃ الوداع کے موقع پر آیت نے فرمایا:

”کسی عربی کو کسی عجمی پر کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کالے کو“

گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔

• اسلام میں عدل و انصاف کا تصور:

اسلام میں عدل و انصاف کا تصور اسلام کی نمایاں خصوصیت ہے۔ اسلام میں تمام انسان برابر ہیں اور قانون سب کے ساتھ برابر ہی کا سلوک کرتا ہے اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کو پسند کرتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

”عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے“

آیت ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیتے تھے ایک مرتبہ آیت کے پاس ایک امیر قبیلے کی خاتون کے متعلق سفارش آئی کہ اس کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں تو حضورؐ نے فرمایا:

”خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اہلن کے بھی ہاتھ کاٹ دیے جاتے“

• اسلام کا بہترین سیاسی و معاشی نظام:

اسلام انسان کو انفرادی و اجتماعی زندگی کے ساتھ ساتھ سیاسی و معاشی اصول بھی فراہم کرتا ہے تاکہ انسان زندگی کے ہر پہلو میں اسلام کے اصولوں کی پیروی کر کے ترقی کی راہ پر گامزن

ہو سکے۔ اسلام کے سیاسی نظام کی نمایاں خصوصیت
 شورائیت ہے جبکہ معاشرتی نظام میں زکوٰۃ کا نظام
 نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں انسان
 کی تقاضا و خوشحالی کے بے شمار راز چھپے ہوئے ہیں زکوٰۃ
 کے ذریعہ معاشرے میں دولت کی گردش رہتی ہے
 اور معاشرہ زوال کا شکار نہیں ہوتا۔
 قرآن پاک میں ہے:

“واقیمو الصلوٰۃ والذکوٰۃ والکرم مع الرکبین”

ترجمہ:

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کر کے خالوں کے
 ساتھ رکوع کرو۔“
 اسلام کے سیاسی نظام میں شورائیت کی اہمیت یوں
 بیان کی گئی ہے:

**”اور آپسی معاملات میں مشورہ کرتے
 ہیں“**

حضورؐ بھی مشاورت سے کام لیتے تھے۔

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ:
**”میں نے نبیؐ سے زیادہ کسی کو مشورہ کرتے
 نہیں دیکھا۔“**

صفحہ: ۱۱۱

اسلام کا دیگر مذاہب کے ساتھ تقابلی جائزہ:

اسلام ایک کامل دین ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب زندگی کے بہت سے پہلو پر رہنمائی فراہم نہیں کرتے۔ جو نمایاں خصوصیات اسلام میں موجود ہیں وہ دیگر مذاہب میں جزویت میں ہو سکتی ہیں لیکن کلیت میں موجود نہیں ہیں۔ ہندومت میں خواتین کے حقوق کا کوئی ذکر نہیں ہے جبکہ اسلام عورت کو عزت دیتا ہے۔

عیسائیت عورتوں کو برائیوں کی حڑ کر دیتا ہے بدھ مت انسانی پاکیزگی پر یوں یقین رکھتا ہے کہ انسان پیدا ہونے سے پہلے پاکیزگی میں اس نے پاکیزگی حاصل کر لی ہے۔

ہیودی خود کو دوسروں سے برتر سمجھتے ہیں جبکہ انسانی مساوات کا تصور دیتا ہے۔

جین مت اور شنتومت انتہائی محدود مذاہب ہیں۔

اسلام کی عالمگیریت اور دیگر مذاہب کی محدودیت:

اسلام عالمگیر رہنمائی دیتا ہے اور تمام انسانوں کے لیے ہے کسی ایک گروہ یا قبیلے کے لیے نہیں ہے اور اس میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

”لا اکراہ فی الدین“

اسلام میں کلیت سے جنگ و ٹیکر مذاہب میں مزاحمت

خلاصہ بحث :

اسلام ایک مکمل معاشرہ کی بنیاد ہے اس کی بنیادیں خصوصیات جیسا کہ انسانی حقوق، توحید، اخوت، مساوات، عدل و انصاف، کھائی و بارہ، معاشی و سیاسی اصول اور علاقہ نگری ہے اس کو برقی تمام مذاہب سے منفرد بناتی ہے۔ (اسلام نہ صرف دینی معاملات پر بلکہ انفرادی، اجتماعی، معاشی، معاشرتی، سیاسی، اخلاقی اور دیگر تمام پہلوؤں پر معاملات پر مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔)

سوال - ۳

”حضرت محمدؐ کی سفارت کاری“

تعارف :

تاریخ میں بہت پہلے سے سفارت کاری چلتی آ رہی ہے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ معاہدات کرتے اور دوسرے ممالک کے ساتھ تجارتی یا جنگی معاملات پر اصول

متعین کرتے۔ حضورؐ نے مدینہ میں جب پہلی ریاست تشکیل دی تو سفارتکاری کا بھی انتظام کیا۔ تاہم موجودہ دور کی طرح سفارتکاری کا دفاتر موجود نہ تھے حضورؐ نے اپنی سفارتکاری کے ذریعے سے عرب میں پڑھتی ہوئی مسلمان کمیونٹی کی قیادت کی اور دیگر اقوام کے حکمرانوں کے ساتھ خط و کتابت کرنا اور اپنے سفراء کے ذریعے تعلقات استوار کرنے حضورؐ کی سفارتی سرگرمیوں میں قبصر روم و کسریٰ تو خطوط اہم ہیں۔

حضورؐ کی سفارتکاری کے مقاصد:

حضورؐ کی سفارتکاری کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱. دعوتِ توحید:

حضورؐ کی سفارتکاری کا اولین مقصد

دعوتِ توحید تھا۔ آپؐ نے خود تو اس عمل کی دعوت دی ہی

لیکن اپنے سفراء کے ذریعے دور دراز کے علاقوں میں

میں لوگوں تک اور حکومتوں تک اسلام کا پیغام بھیجا۔

آپؐ نے اس عمل کے لیے مختلف اوقات میں مختلف

سفر مقرر کیے اور ان کو مختلف علاقوں میں اپنے خطوط

کے ساتھ بھیجا۔

مثال: قبصر روم کی طرف سفارت:

آپؐ نے قبصر روم جہر قلبی طرف حضرت دحید

کلبیؓ کو اپنا خط لے کر بھیجا جس میں آپؐ نے

اس کو اللہ کی واحدیت کا ثبوت اور اسلام کی دعوت دی۔

• عالمگیر دعوتِ رسالت :

آیت کی سفارت کاری کا دوسرا اہم مقصد دعوتِ رسالت تھا۔ آیت نے اپنے سفراء کے ذریعے دور دراز کے علاقوں میں اپنی رسالت کا پیغام بھجوایا اور انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں۔

مثال : حضورؐ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری سال کی سفارتیں :

حضورؐ نے اپنے آخری سال میں 16 سفارتیں کروائیں ان میں سے اکثر کامیاب رہیں۔ سوائے مسیلہ کذاب کے جس نے آیت کے سفرِ حضرت حبیبؓ کو قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ آیت نے جس سفرِ سفراء کو سن اور اومان، عمان بھی انکی سفارتیں کامیاب رہیں۔

• امن و ریاستی استحکام :

حضورؐ کی سفارت

کے اہم مقاصد میں ریاستی استحکام اور امن عالم شامل ہیں حضورؐ کے لیے ریاست کے استحکام کو یقینی بنانا بہت اہم تھا چنانچہ انہوں نے بہت سی دوستری ریاستوں سے امن کے معاہدے کیے اور اپنے سفراء کے ذریعے امن کا پیغام پہنچایا۔

مثال: ریاست مدینہ میں پہلے سفیر کی تقرری اور اس کی کوشش:

حضورؐ نے ریاست مدینہ میں پہلے سفیر کی تقرری تک کی جب ریاست احزاب سے گھری ہوئی تھی۔ آپؐ نے غزوہ احزاب کے دوران محمد بن مسلمہ اوسمی کو سفیر بنا کر بنو نضیر کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان کو اس کی طرف آمادہ کریں اور حضورؐ کا جو ان کے متعلق فیصلہ ہے وہ ان کو سنادیں۔

• معاہدوں کی پاسداری:

حضورؐ کی سفارت کے اہم مقاصد میں سے ایک معاہدوں کی پاسداری تھا۔ آپؐ معاہدوں کا احترام کرتے تھے اور اپنے سفروں کے ذریعے دوسروں تک بھی یہی پیغام پہنچاتے تھے قرآن مجید بھی معاہدوں کی پاسداری کا حکم دیتا ہے۔

”اے ایمان والو! اپنے عہد و پیمانے پورا کرو“

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ”اپنے عہد پورا کرو کیونکہ ان کے متعلق پوچھا جائے گا“

ملکی دفاع میں اضافہ:

حضورؐ کی سفارت کاری کے ذریعے آٹ نے اپنے ملکی دفاع میں اضافہ بھی کیا۔ آٹ نے بہت سے دوسرے قبائل سے جنگی اور دفاعی معاہدے کیے تاکہ اگر کوئی قبیلہ آٹ کی ریاست پر حملہ آور ہو تو وہ قبائل آٹ کی مسلم ریاست کی مدد نہ کریں۔ ایسا ہی ایک معاہدہ آٹ نے اوس و خزرج کے قبائل کے ساتھ کیا تھا۔

بین الاقوامی اصولوں کی پابندی:

آٹ کی سفارت کاری میں بین الاقوامی اصولوں کی پابندی کو یقینی بنایا جاتا تھا۔ آٹ کی خدمت میں ایک مرتبہ مسئلہ کتاب کردو سفیر حاضر ہوئے۔ آٹ نے ان سے سوال کیا:

”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسئلہ اللہ کا رسول ہے (بغوث باللہ) اس پر حضورؐ نے جواب دیا: **اگر میں قاصدوں کو قتل کرتے والا ہوتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔“**

یعنی حضورؐ کی سفارت کاری میں قاصدوں کی عزت و زندگی کی حفاظت اہم اصول تھا۔

حضورؐ کی سفارت کاری کے اثرات:

حضورؐ کی سفارت کاری کا بہت گہرا اثر ہوا۔ آپؐ نے رسالت کو نہ صرف اندرونی طور پر مضبوط بنایا بلکہ معاہدات کے ذریعے اور امن کے بیخامات کے ذریعے بیرون طور پر بھی مضبوط کیا۔ آپؐ نے اللہ کا پیغام بھی دور دراز علاقوں میں بھیجا اور بہت سی ریاستوں کو اسلام کے دائرہ میں داخل کیا۔ روم، فارس جیسی بڑی طاقتوں سے بھی تعلقات بنائے اور یمن، عمان اور دیگر جزیرہ نما ریاستوں کو اسلام کا مطرغ کیا۔

حضورؐ نے قیصر روم کو جو خط لکھا اس کی تحریر یوں تھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"سلام اللہ پر جو اللہ پر یقین رکھتا ہے اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اللہ ایک اور رسولؐ اس کا آخری نبی ہے۔ میں تجھے اللہ کی دین کی دعوت دیتا ہوں۔ مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا ہے کہ میں لوگوں کو ہدایت دوں اور ان کو سیدھا راستہ دکھاؤں۔ تم اللہ کی دعوت قبول کرو ورنہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو گا۔"

خلاصہ نکتہ :

حضرت ابوبکرؓ سے سفارت کار بھیج کر ان کی سفارتی حکمت عملی سے دین اسلام کا بیجا دور تک بچھا دینا اور ریاست اسلام (مضبوط بیوتی) اللہ تعالیٰ کا بیجا نام دنیا کی رشتہ داروں تک پہنچا اور اسلام کو عالمگیر بننے والی۔ اس کے علاوہ حضرت کی سفارت کاری کے اصولوں سے امن و امان قائم ہوا اور تجارت میں اضافہ ہوا۔

سوال نم

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

تعارف :

اسلام اقلیتوں کو دنیا کے دیگر تمام مذاہب سے زیادہ حقوق فراہم کرتا ہے کیونکہ دین اسلام امن کا دین ہے اور اس میں جبر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ارشاد ہے :

لا اکراہ فی الدین

ترجمہ : دین میں جبر نہیں ہے۔
اسلام دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو تمام حقوق و بلا تفریق مزایم کرتا ہے اور ان کے جان و مال کی حفاظت کو

یقیناً بتاتا ہے۔ اسلام میں اسلامی ریاست میں
رہنے والے تمام دوسرے مذاہب کے لوگوں کو تمام
آزادیاں منسوخ ہوتی ہیں اور ان کو بہت سی پابندیوں
میں وہ تحفظات ہی حاصل ہوتے ہیں جو مسلمانوں
کو نہیں ہوتے۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کی اہمیت:

حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع پر غیر مسلموں کے حقوق پر
خاص توجہ دی۔ تعصب کے سارے دعوے ختم کر دیے
اور تمام انسانوں کی برابری کا حکم دیا اس کے علاوہ
آیت نے اقلیتوں کے جان و مال کے حفاظت کی خاص
تلقین کی۔

• جان و مال کی حفاظت:

اسلام میں اقلیتوں کے جان و مال کی
حفاظت یقیناً بنائی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک مسلمان
نے ایک یہودی کو قتل کر دیا تو حضورؐ نے اس مسلمان
قابل کے قتل کا حکم دے دیا جس پر سوال کرنے پر
حضورؐ نے فرمایا:

”میں ذمی کے حق سے زیادہ اس کے
کے لیے ذمہ دار ہوں۔“

حضرت علیؑ نے اپنی خلافت میں ارشاد فرمایا:

”ان کے ملل بھارے مالوں جیسے ہیں“

۔ مذہب کی آزادی:

اسلام میں کسی قسم کے جبر کی گنجائش نہیں اور اسلامی ریاست تمام غیر مسلموں کو ان کے مذہب کی پیروی کی سہولت فراہم کرتی ہے آیت نے حتیٰ کہ جنگ کے موقع پر بھی اس بات سے منع فرمایا ہے کہ

”ان کی عبادت گاہوں کو نقصان نہیں پہنچاؤ، یاد رہے ان کو قتل نہیں کرو“

اس کے علاوہ ارشاد ہے

”ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے“

۔ کاروبار کی آزادی:

ایک اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو کسی قسم کا کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم شراب کا کاروبار بھی کر سکتے ہیں اور اگر کوئی مسلمان کسی اقلیت کے کاروبار کو نقصان

بچاتا ہے تو اس کو حر جانہ مہرتا ہوگا۔

اگر کسی مسلمان نے کسی غیر مسلم کے شراب
کے کاروبار کو تباہ کیا تو اس پر لاکھ ہوگا
کہ وہ قنیت اور سود ادا کرے۔

• قانون کی کارروائی کا حق:

اقلیت اپنے حقوق کے نفاذ کے

لئے کسی بھی قسم کی قانونی کارروائی کر سکتے ہیں اور قانون
ان کے معاملات کو اسی طرح سے اہمیت دے گا
جسے کسی مسلمان کے معاملات کو

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو شکایت ملی کہ ان کے عامل
نے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا ہے تو انہوں نے عامل کو کوڑے
مارنے کی سزا سنائی اور فرمایا کہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ
میں ملزم سے بدلہ نہ لوں۔

• تہذیب و روایات کی آزادی:

اقلیتوں کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ

وہ اپنی روایات کو آزادی سے اپنالیں۔ ان کی شادی
طلاق اور دیگر معاملات ان کی اپنی تہذیب کے مطابق
ہوتے ہیں اور ریاست کی طرف سے ان پر کسی قسم کا
دباؤ نہیں ہوتا۔

حاصل بحث :

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے انہیں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے معاملات میں مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کو اپنی عمری کا کاروبار کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور وہ آزادی سے اپنے مذہب کی پیروی کر سکتے ہیں نیز اسلام دنیا کے دیگر تمام مذاہب سے زیادہ اقلیتوں کے حقوق کا ضامن ہے اور ان کو بتا کسی تعصب کے معاشرے میں برابری فراہم کرتا ہے۔ اسلام مسئلہ انوں کو خاص تلقین کرتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے ساتھ غلو نہ کریں اور ان کے ساتھ انصاف سے کام لیں۔ قرآن پاک میں ہے۔

عظیم :
 ” اور تم شاید بن جاؤ اللہ کے، انصاف کے معاملے میں تاکہ کسی سے مذہب کی بنیاد پر تم اس کے ساتھ ناانصافی نہیں کرو۔“

سوال ۶۔

(۲) اسلام کا سیاسی نظام

تعارف:

اسلام کا سیاسی نظام بہترین سیاسی نظام ہے۔ یہ نہ صرف خلیفہ کے لیے اصول و ضابطہ کرتا ہے بلکہ ایسے اصول سیاست فراہم کرتا ہے جو ایک خلافتی ریاست کے قیام میں مدد کرتے ہیں۔ اسلام کا سیاسی نظام خلافت کا نظام ہے جس کی نمایاں خصوصیات حاکمیت الہی، شورایت، انصاف، احتساب، شفقت اور خلافتی ریاست کا قیام ہیں۔ اسلام کا سیاسی نظام دنیا کے باقی تمام سیاسی نظاموں سے بہتر ہے کیونکہ وہ سیاسی نظام اپنی روح میں کھو چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ اسلام کے سیاسی نظام کے اصولوں کو سمجھے اور ان کے ذریعے اپنی سیاسی مسائل حل کرے۔

بقول اقبال:

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہیں جنگیزی

اسلام کے سیاسی نظام کے اصول اور اس کی خصوصیات:

• اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ:

اسلام کے سیاسی نظام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ ہے۔ تمام حاکمیت اس کی ہے اور دنیا میں انسان اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق سیاسی نظام تشکیل دیتا ہے اور اس کے اصولوں کو لاگو کرتا ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے:

”اور انہوں نے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں“

• انسان دنیا میں اللہ کا خلیفہ:

سورۃ ص میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے۔

”اور ہم نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا“

اس نائباتی حیثیت سے انسان نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کو لاگو کرنا ہے اور خلافتِ سیدھی لینی حضورؐ کے دور سے لے کر خلافتِ راشدہ کے دور اور خلافتِ راشدہ کے بعد خلافتِ عثمانیہ تک اللہ تعالیٰ کے نائیب دہا اس کا نظام چلاتے ہیں اور معاشرہ تشکیل دیتے رہے ہیں اور اب تمام ممالک کے سربراہان خلیفہ نبی حیثیت رکھتے ہیں۔

خلیفہ کی شرائط:

- 1- اہل ایمان ہو (مسلمان ہو)
- 2- نیک ہو
- 3- باکر و آری ہو
- 4- دین کا علم رکھتا ہو اجماع و اجتہاد کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

شورائیت:

اسلام کے سیاسی نظام میں شورائیت ایک اہم خصوصیت ہے حضورؐ اپنے دور میں صحابہ کرام سے مشورہ لیا کرتے تھے اور سیاسی معاملات مشورہ سے ہی طے کرتے تھے۔ قرآن مجید میں

”وہ آپسی معاملات میں مشورہ کرتے ہیں“

• فلاحی ریاست کا قیام:

اسلام کا سیاسی نظام فلاحی ریاست

کے قیام کا تصور دنیا میں جس سے تمام انسان برابر ہوں اور سب کو یکساں حقوق مستحق ہوں۔